سوال

(17) قرآن کریم میں مذکورہ وقف لازم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن میں وقف لازمہ سے کیا مراد ہے؟ کیا اس سے مراد وہی ہے جو قرآن کے حاشیے میں مثل : وقف لازم' وقف جائزاور وقف مطلق ہے؟ اور یہ کس نے لکھے ہیں؟ ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

وقف مسنون جو سنت میں وارد ہے سے مراد ہر آیت کے آخر میں وقف کرنا ہے جیسے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا : آپ آیت آیت قطع کر کے پڑھتے تھے

بِسمِ اللَّهِ الرَّحمـٰنِ الرَّحيمِ ١ الحَمدُ لِلَّهِ رَبِّ العـٰلَمينَ ٢ الرَّحمـٰنِ الرَّحيمِ ٣ مـٰلِكِ يَومِ الدّينِ...٤ سورة الفاتحة ترمذی :(2/120)' احمد :(6/302)'مشکوۃ رقم : (2204)) بسند صحیح

قرآن کے حاشیے پر لکھے ہوئے وقف کی کوئی اصل نہیں۔

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالی نے العرف الشذی :(2/120) میں لکھا ہے : ''قرآن کے حواشی میں وقف لازم یا واجب جو آپ لکھا ہوا پاتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں''۔امام جزری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں قرآن عظیم میں کوئی وقف واجب نہیں۔ امام سیوطی رحمہ اللہ تعالی نے انتقان میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی سے ذکر کیا ہے ہمارے زمانے میں (قرآن میں لکھے ہوئے جو) وقف ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ بعض کہتے ہیں حدیث میں مذکور وقف سے سانس ٹوٹتا نہیں بلکہ سکتہ ہے۔ الخ۔ اس کی تفصیل ہم آگے لکھیں گے ان شاء اللہ

زادالمعاد :(1/164) میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آیت آیت کو الگ کر کے قرأت فرماتے تھے۔ آپ کی قرأت واضح ہوا کرتی تھی۔ مراجعہ کریں : ارواء الغلیل (2/59) رقم :(243)'

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص72

محدث فتویٰ